فتاویٰ امن پوری (قسط ۷۶)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کسی کی منکوحہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو عورت کسی کے عقد میں ہے، اس سے نکاح جائز نہیں، جب تک کہ وہ اس کے عقد سے نہ نکل جائے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

سوال: جبری طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس پر قرآن وحدیث کے دلائل ہیں، نیز ائمہ کرام کی تصریحات بھی موجود ہیں:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النَّحل : ١٠٦)

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے

ساتھ مطمئن ہو۔''

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح طلاق کا ارادہ نہ ہو تو جبری طلاق بالا ولیٰ واقع نہیں ہوگی۔

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلَاقِ .

''شرک طلاق سے بڑا معاملہ ہے۔''

(سنن سعيد بن منصور : 1142، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهٖ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ .

''جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کردیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کردی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہوجاتی ہے۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 122/2)

❁ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''خطا اور نسیان سے تجاوز کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کردی ہے، ......اسی طرح مجبوری کی صورت میں کیے گئے کام سے معافی کے بارے میں قرآنِ کریم نے صراحت کی ہے۔''

(جامع العُلوم والحكم، ص 452)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِمُكْرِهٍ، وَلَا لِمُضْطَهِدٍ طَلَاقٌ .

''مجبور و مقہور کی کوئی طلاق نہیں۔''

(سنن سعيد بن منصور : 1143، وسندهٔ حسنٌ)

❁ ثابت بن عیاض احنف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا، تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کر دوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار طلاق۔ میں اس کے پاس سے نکلا، تو مکہ کے راستے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا، تو وہ غصے ہو گئے اور فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت آپ پر حرام نہیں ہوئی۔ آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جائیے۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آ گیا اور ان سے اپنا واقعہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ آپ کی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی، آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جائیے۔''

(الموطا للإمام مالك : ٣٧٦، ح : ١٢٤٥، وسندهٔ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ دو جلیل القدر صحابہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

❁ ابوالزناد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا۔ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جو بنو حطمہ میں سے تھا،اسے قمری کہا جاتا تھا۔اس کی قوم نے اسے مارا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے حتی کہ تو عورت پر تین طلاقِ بتہ دے یا ہم تجھے قتل کردیں گے۔ نیز اس سانحہ پر دلیل پیش کی،تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس کی بیوی کو اس پر لوٹا دیا۔''

(سنن سعید بن منصور : 1132، وسندہٗ حسنٌ)

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا .

''وہ مجبور کی طلاق کو کچھ بھی خیال نہیں کرتے تھے۔''

(سنن سعید بن منصور :1141، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایسے انسان کے بارے میں فرماتے ہیں، جسے طلاق پر مجبور کیا گیا ہو:

أَرْجُو أَنْ لَّا يَكُونَ عَلَيْهِ شَيْءٌ .

''امید ہے کہ اس پر کچھ نہیں ہوگا۔''

❁ نیز فرماتے ہیں:

''مجبور کی تعریف یہ ہے کہ اسے قتل کا ڈر ہو یا سخت مار کا ڈر ہو۔امام اسحق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ نے جس طرح فرمایا ہے، بلاشک وشبہ بات اسی طرح ہے۔''

(مسائل أحمد وإسحاق برواية إسحاق بن منصور الكوسج : 958)

❁ شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمہ اللہ جبری طلاق کے مفاسد ذکر کرتے ہیں:

''دوسری بات یہ ہے کہ اگر مجبور شخص کی طلاق کو معتبر سمجھ لیا جائے تو اس طرح مجبور کرنے کا دروازہ کھل جائے گا۔قریب ہے کہ طاقتور شخص کمزور کو اس طرح سے قابو کرلے کہ لوگوں کو معلوم نہ ہو اور وہ اسے اسلحہ کے زور پر دھمکا لے اور اس کی بیوی میں رغبت ہو تو اسے طلاق پر مجبور کرلے۔اگر ہم اس کی ارادے کو ناکام بنا دیں اور اس کی مراد کو واپس کر دیں تو یہ چیز لوگوں کے آپس میں مجبور کر کے کیے گئے ظلم کو روکنے کا سبب ہو گی......۔''

(حجة اللّٰه البالغة : 138/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاوی : ۳۳/۱۱۰) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (زاد المعاد : ۵/۲۰۴، اعلام الموقعین : ۳/۱۰۸، تہذیب السنن : ۶/۱۸۷) وغیرہما کے نزدیک بھی جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذَهَبَ الْجُمْهُورُ إِلٰى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَا يَقَعُ فِيهِ

''جمہور کا مذہب ہے کہ مجبوری میں جو چیز واقع ہوتی ہے، اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔''

(فتح الباري : 390/9)

❁ شیخ الاسلام علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''اس بنا پر مجبور شخص کی ہر کلام لغو ہے۔اس کا کوئی اعتبار نہیں۔قرآنِ کریم نے

بتایا ہے کہ کوئی شخص اگر مجبور ہو کر کلمۂ کفر کہہ دے تو وہ کافر نہیں ہوگا اور جسے اسلام پر مجبور کیا جائے ، وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ سنت نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجبور شخص کو معاف کر دیا ہے، وہ اس سے مؤاخذہ نہیں کرے گا۔۔۔رہے مجبور شخص کے افعال تو ان میں تفصیل ہے: جو افعال مجبوری کے ساتھ مباح ہیں، ان پر معافی ہے، جیسا کہ رمضان کے دن میں کھانا، نماز میں حرکت اور احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ۔ اور جو چیزیں مجبوری کی وجہ سے مباح نہیں، ان پر مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ بے گناہ کو قتل کرنا، اس کا مال تلف کرنا ۔۔۔اقوال اور افعال میں فرق یہ ہے کہ افعال جب واقع ہو جائیں تو ان کی خرابی ختم نہیں ہوسکتی ، بلکہ ان کی خرابی ان کے ساتھ ہی رہتی ہے، برعکس اقوال کے کہ ان کو لغو کرنا اور سونے والے اور مجنون کی طرح شمار کرنا ممکن ہے۔ جو فعل مجبوری کے ساتھ مباح نہیں، اس کی خرابی ثابت ہوتی ہے، برعکس قول کی خرابی کے کہ وہ اسی وقت ثابت ہوتی ہے، جب کہنے والا اس کو جانتا ہو اور مجبور نہ ہو۔''

(زاد المَعاد : 205/5)

✿ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا تَلَاعُبٌ بِالدِّينِ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ .

''یہ (مجبور کی طلاق کو شمار کرنا) دین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ ہم ایسے کاموں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔''

(المُحَلّٰى بالآثار : 205/10)

سوال: ایک شخص نے ایک لڑکی کو جبری طلاق دلوا کر خود نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جبری طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ بدستور منکوحہ ہے، اس سے کسی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی منکوحہ سے نکاح کرے، تو وہ باطل ہے، منعقد نہ ہوگا، بلکہ یہ زنا بالجبر ہے۔

(سوال): ایک شخص نے غیر مطلقہ سے شادی کر لی، کیا حکم ہے؟

(جواب): غیر مطلقہ جو کسی کے عقد میں ہے، سے نکاح کیا، تو وہ منعقد نہ ہوا۔

(سوال): دوسرے کی منکوحہ سے شادی کی، اس سے جو اولاد ہوئی، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): وہ اولاد نا جائز ہے، کیونکہ یہ اولاد باطل نکاح سے ہوئی ہے۔

(سوال): ایک عورت نے ایک مرد سے نکاح کیا، پھر بغیر طلاق اور خلع کے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلیا، کچھ عرصہ بعد اسے بھی چھوڑ کر بلا طلاق اور خلع تیسرے مرد سے نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دوسرے اور تیسرے مرد سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، وہ پہلے مرد کے نکاح میں ہے، کیونکہ نہ پہلے مرد نے طلاق دی اور نہ عورت نے خلع لیا۔ اس لیے وہ پہلے کی منکوحہ ہے اور دوسرے تیسرے مرد سے جو وطی کی، وہ زنا ہے۔ وہ پہلے مرد کے پاس آ سکتی ہے، کیونکہ وہ ابھی تک پہلے مرد کے عقد میں ہی ہے۔

(سوال): جو نکاح عدت ختم ہونے سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے ہو، وہ جائز ہے یا نہیں؟

(جواب): عدت مکمل ہونے سے پہلے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہوئی، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے، اس سے پیدا ہونے والی اولاد بھی نا جائز ہے۔

(سوال): جو شخص غیر کی منکوحہ سے نکاح کو جائز کہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جو شخص غیر کی منکوحہ سے نکاح جائز سمجھے، وہ سنگین جرم کا مرتکب ہے، بلکہ اس پر کفر کا اندیشہ ہے، کیونکہ وہ قرآنی نص کا انکار کر رہا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

غیر کی منکوحہ عورتوں سے نکاح کسی طور جائز نہیں۔

(سوال): جس کا شوہر کئی سال سے پاگل ہو اور بیوی کے نان ونفقہ کا خیال نہ رکھ سکتا ہو، تو کیا بیوی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): اگر عورت پاگل شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، تو وہ خلع لے کر نکاح فسخ کر سکتی ہے اور عدت کے بعد شادی کر سکتی ہے۔

(سوال): ایک لڑکی کا نکاح ہوا، بعد میں اسے نکاح کا انکار کرنے پر مجبور کیا گیا، تو اس نے نکاح ہونے کا انکار کر دیا اور اس کا دوسرے لڑکے سے نکاح کر دیا گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): لڑکی کو مجبور کر کے جو نکاح کا انکار کیا گیا، اس سے نکاح فسخ نہیں ہوا، یہ منکوحہ شمار ہوگی، لہٰذا اس کا دوسرے مرد سے تب تک نکاح جائز نہیں، جب تک پہلے شوہر کے عقد سے نہ نکلے، اگر دوسرا نکاح کر کے وطی کی گئی، تو زنا ہوگا اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد ولد الحرام ہوگی۔

(سوال): جس کو عمر قید کی سزا سنادی گئی، کیا اس کی بیوی آگے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): جب تک پہلا شوہر طلاق نہ دے دے یا وفات نہ پا جائے، یا عورت خلع نہ لے لے، وہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا، بعد میں کسی وجہ سے لڑکی اور اس کا والد نکاح کا انکار کرنے لگے، کیا نکاح صحیح رہا یا نہیں؟

(جواب): نکاح صحیح ہے، لڑکی اور اس کے والد کا انکار بے جا ہے۔ لڑکی بلا طلاق یا خلع آگے نکاح نہیں کر سکتی، وہ منکوحہ ہے۔

(سوال): نکاح ہوا اور انگوٹھا نہیں لگایا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح منعقد ہونے کے لیے زبانی ایجاب وقبول کافی ہے، دستخط یا انگوٹھا ریاست کا مطالبہ ہے، اس کا انعقادِ نکاح سے کچھ تعلق نہیں۔

(سوال): عورت نے خاوند کی لاپرواہی سے تنگ آ کر جسم فروشی شروع کر دی، بعد میں آگے نکاح کرنا چاہا، تو کیا اسے پہلے خاوند سے طلاق لینے کی ضرورت ہے؟

(جواب): گو کہ جسم فروشی زنا ہے، مگر اس سے وہ پہلے خاوند کے عقد سے خارج نہیں ہوئی، لہٰذا جب تک خاوند طلاق نہ دے یا عورت خلع نہ لے، وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے، تو کیا عورت آگے نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): جب تک شوہر طلاق نہ دے یا عورت خلع سے نکاح فسخ نہ کر دے، آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

(سوال): نابالغہ نے ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر نکاح کیا، بعد میں وہ دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا پہلے مرد سے طلاق لینا پڑے گی؟

(جواب): نابالغہ کا نکاح ولی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر منعقد ہی نہیں ہوتا۔ یہ نکاح باطل اور فاسد ہے، لہٰذا جس نابالغ لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، تو اسے دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے لیے پہلے مرد سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اگر مرد اس کے ساتھ دخول کر لیتا ہے، تو اس عورت کو مرد کی طرف سے شرمگاہ کو حلال کرنے کے عوض حق مہر ملے گا اور اگر ان (باپ کے علاوہ ولیوں) میں اختلاف ہو جائے، تو حاکمِ وقت اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں ہے۔''

(مسند إسحاق : 499، مسند الإمام أحمد : 165/6، مسند الحميدي : 228، مسند الطّيالسي (منحة :305/1)، سنن أبي داوٗد : 2083، سنن ابن ماجه : 1879، سنن الترمذي : 1102، السّنن الكبرىٰ للنسائي : 5394، مسند أبي يعلٰى : 2083، سنن الدّارقطني : 221/3، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 105/7، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ (معجم الشیوخ:۲۳۴) نے ''حسن'' جبکہ امام ابن الجارود (۷۰۰)، امام ابو عوانہ (۴۲۵۹)، امام ابن خزیمہ (فتح الباری:۱۹۱/۹)، امام ابن حبان (۴۰۷۴، ۴۰۷۵)، حافظ بیہقی (السنن الکبریٰ:۱۰۷/۷)، حافظ ابن الجوزی (التحقیق:۲/ ۲۵۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اس بارے میں یہ حدیث عظیم الشان ہے اور بغیر ولی کے نکاح کو باطل قرار دینے پر اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 1115/3، وفي نسخة : 266/3)

❀ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

ذِكْرُ بُطْلَانِ النِّكَاحِ الَّذِي نُكِحَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.

”ولی کے بغیر کیے گئے نکاح کے باطل ہونے کا بیان۔“

(صحیح ابن حبان : 384/9)

❀ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”متواتر“ کہا ہے۔

(التيسير في شرح الجامع الصّغير : 502/2)

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ .

”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، ولی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔“

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 111/7، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا گیا، تو کیا بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے؟

جواب: طلاق یا خلع کے بغیر آگے نکاح کسی صورت نہیں کر سکتی۔

سوال: میاں بیوی کے مابین کسی معاملہ میں ناچاکی ہوئی، معاملہ عدالت میں پہنچ گیا، فیصلہ شوہر کے خلاف ہوا، تو کیا بیوی دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے؟

جواب: عدالت میں فیصلہ شوہر کے خلاف ہونے سے بیوی شوہر کے عقد سے خارج نہیں ہوتی۔ لہٰذا بیوی بغیر طلاق یا خلع کے آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

سوال: دادا نے نابالغہ کا نکاح کر دیا، مگر شوہر خبر گیری نہیں کرتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: شوہر خبر گیری نہ کرنے پر گناہ گار ہے، مگر اس سے نکاح ختم نہیں ہوتا، لڑکی آگے نکاح نہیں کر سکتی، البتہ اسے تنسیخ نکاح کا حق حاصل ہے۔

(سوال): ایک منکوحہ نے کسی سے زنا کیا اور حمل ہو گیا، اب دوران حمل شوہر فوت ہو گیا، کیا لڑکی وضع حمل سے پہلے اس سے نکاح کر سکتی ہے، جس سے زنا کیا تھا؟

(جواب): چونکہ حاملہ زانیہ کا شوہر فوت ہو چکا ہے، اس لیے اس کی عدت وضع حمل ہے، تو وضع حمل تک وہ آگے نکاح نہیں کر سکتی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔''

جو عورتیں زنا سے حاملہ ہوں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔

(سوال): شوہر وفات پا گیا، تو بیوی کب آگے شادی کر سکتی ہے؟

(جواب): عدت کے بعد آگے شادی کر سکتی ہے، بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(البقرة : ٢٣٤)

''تم میں جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، تو وہ عورتیں چار ماہ دس تک عدت میں رہیں، جب وہ مقررہ مدت مکمل کر لیں، تو وہ عمدگی کے ساتھ جو کریں، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے۔''

(سوال): شوہر جواری ہے، بلکہ ایک بار مجھے کسی کے ہاتھوں بیچنے کے لیے تیار ہو گیا،

تو کیا میں آگے نکاح کرسکتی ہوں؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دے دیتا یا آپ خلع لے کر نکاح فسخ نہیں کر دیتیں، آپ آگے نکاح نہیں کرسکتیں، کیونکہ منکوحہ کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

سوال: ایک عورت پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہے، شوہر نے ابھی تک اسے طلاق نہیں دی، کیا اس عورت کا نکاح اس شخص سے ہو سکتا ہے، جس کے گھر میں وہ پندرہ برس سے رہائش پذیر ہے؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دے دیتا، کیا عورت خلع لے کر نکاح فسخ نہیں کر دیتی، اس کا نکاح کسی دوسرے مرد سے نہیں ہوسکتا۔

سوال: بے نمازی کی بیوی بغیر طلاق یا خلع آگے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: نہیں کرسکتی۔

سوال: شوہر نامرد ہوگیا، کیا اس کی بیوی بلا طلاق آگے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: بلا طلاق آگے نکاح نہیں کرسکتی۔

سوال: اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے، مگر طلاق نہ دے، تو کیا بیوی آگے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: گھر سے نکالنے سے نکاح ختم نہیں ہوتا، لہٰذا جب تک شوہر طلاق نہ دے یا عورت خلع نہ لے، آگے نکاح نہیں ہوسکتا۔

سوال: بیس برس سے عورت اپنے والدین کے گھر میں ہے، کیا وہ دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: بلا طلاق یا خلع آگے نکاح نہیں کرسکتی۔

(سوال): منکوحہ سے کسی مرد کا نکاح عدالت نے کر دیا، کیا نکاح منعقد ہوا؟

(جواب): یہ نکاح منعقد نہیں ہوا، کیونکہ غیر کی منکوحہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ غیر کی منکوحہ سے نکاح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اسے کوئی عدالت حلال نہیں کر سکتی۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

(سوال): خنثیٰ سے نکاح ہوا، کیا بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): نکاح کی شرائط مکمل ہیں، تو خنثیٰ سے نکاح منعقد ہو چکا ہے، لہٰذا اس کی طلاق یا بیوی کے خلع کے بغیر آگے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(سوال): جو لوگ عدت میں نکاح کرائیں، ان کا کیا حکم ہے؟

(جواب): عدت میں نکاح منعقد نہیں ہوتا، جس نے عدت میں نکاح کیا اور جاننے کے باوجود جس نے اس میں شرکت کی، وہ سب گناہ گار ہوئے۔ یہ گناہ پر تعاون ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾(المائدة : ٢)

''گناہ اور ظلم و زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔''

(سوال): ایک شخص نے حاملہ کو طلاق دے دی، پھر وہ وفات پا گیا، تو عورت کب آگے نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): حاملہ کو طلاق ہو یا اس کا شوہر فوت ہو جائے، اس کی عدت ہر صورت میں وضع حمل ہے۔ وضع حمل کے بعد وہ آگے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾(الطّلاق : ٤)

''حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔''

(سوال): بالغہ کا ایک نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، بعد میں دوسرے مرد سے ولی کی اجازت کے ساتھ ہوا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): پہلا نکاح چونکہ ولی کی اجازت کے بغیر ہوا، تو وہ باطل ہے، منعقد ہی نہیں ہوا، اس لیے بغیر طلاق یا خلع لڑکی کا آگے نکاح کرنا جائز ہے۔ لہٰذا دوسرا نکاح جو ولی کی اجازت سے ہوا، وہ نکاح صحیح ہے۔

(سوال): عدت کے دوران منگنی کرنا کیسا ہے؟

(جواب): عدت میں منگنی جائز نہیں، البتہ نکاح میں دلچسپی ظاہر کی جاسکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهٗ﴾(البقرة : ٢٣٥)

''جب تک عدت مکمل نہ ہو جائے، عقد نکاح کو پختہ مت کرو۔''

❁ نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾(البقرة : ٢٣٥)

''اگر تم (عدت والی) عورتوں کو نکاح کا اشارہ کرو، تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔''

(سوال): عورت کو دو طلاقیں ہو چکی ہیں، کیا آگے نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): جب تک عورت عدت میں ہے، نکاح نہیں کر سکتی، کیونکہ تیسری طلاق تک شوہر رجوع کا حق رکھتا ہے، اس لیے وہ منکوحہ ہے اور غیر کی منکوحہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

سوال: ایک شخص نے کہا کہ (نعوذ باللہ!) اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکا، تو میری بیوی کو طلاق، پھر وہ نام نہیں بتا سکا، تو کیا طلاق واقع ہوگئی؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کریم کی مستقل آیت ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس نے یہ بات کہی، اس سے توبہ کرائی جائے گی، تائب ہو جائے، تو صحیح، ورنہ کفر لازم آئے گا۔ البتہ اس سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: ایک شخص نے ایک حاملہ بیوہ سے عدت میں نکاح کیا، اس خیال سے کہ بیوہ کی برادری نے اسے بے دخل کر دیا ہے اور ایام حمل میں اسے گھر میں نہیں رکھیں گے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: عدت میں نکاح نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔ اسے چاہیے کہ توبہ کرے اور وضع حمل کے بعد دوبارہ نکاح کرے۔

سوال: شوہر گم ہو جائے، تو کیا بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شوہر گم ہو جائے، تو عورت چار سال انتظار کرے گی، چار سال کے بعد عدت وفات شوہر گزارے گی، اس کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: غیر مدخولہ بیوی کو طلاق دی، تو کیا اس سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مدخولہ کے لیے ایک طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔ نکاح جدید اور مہر کے ساتھ دونوں دوبارہ میاں بیوی بن سکتے ہیں۔

سوال: بیوی کو ایک طلاق دی، رجوع نہیں کیا، چھ ماہ گزر گئے، کیا دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: نکاحِ جدید کے ساتھ بیوی بنا سکتا ہے۔

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾(البقرة : ٢٣٢)

''جب تم بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تو تم (اولیا) انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہو جائیں۔''

② سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی، عدت ختم ہونے تک چھوڑے رکھا، پھر نکاح کا پیغام بھیجا، تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾(البقرة : ٢٣٢)''انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو۔''(صحيح البخاري : ٤٥٢٩)

③ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے اپنی بہن کی منگنی کا پیغام ملا۔ میرے چچا زاد آئے، تو میں نے ان سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا، اس نے طلاقِ رجعی دے دی، حتی کہ عدت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے نکاحِ جدید کا پیغام بھیجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں ہرگز نکاح نہیں کروں گا، میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ

أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہو جائے، تم انہیں اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو، جب وہ باہم رضا مند ہوں۔'' اس کے بعد میں نے اپنی قسم کا کفارہ دیا اور ان سے شادی کر دی۔'' (سنن أبي داود : ۲۰۸۷، وسندہٗ حسنٌ)

سوال: دوسرے شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی، کیا عورت پہلے شوہر کے لیے حلال ہوئی؟

جواب: جب تک دوسرا شوہر خلوت صحیحہ اختیار نہیں کر لیتا، عورت پہلے شوہر کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسی طلاق دی ہے کہ میں اس سے علیحدہ ہو گئی ہوں اور میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ہے، مگر اس کا عضو کپڑے کی جھالر کی طرح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمانے لگے: آپ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں؟ اس وقت تک نہیں جا سکتی، جب تک کہ وہ آپ کا اور آپ ان کا مزہ نہ چکھ لیں۔''

(صحيح البخاري : 2639، صحيح مسلم : 1433)

سوال: کیا حلالہ سے عورت پہلے شوہر کے نکاح میں آ سکتی ہے؟

جواب: حلالہ زنا ہے۔ اس کے ساتھ عورت پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کا بھائی حلالے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (دوسرے کے لیے) صرف دوام کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)، ہم اس (حلالہ) کو عہد نبوی میں زنا شمار کرتے تھے۔''

(المستدرك للحاكم : ١٩٩/٢، ح : ٢٨٠٦، السّنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧)

اس کی سند ''صحیح متصل'' ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

هُمَا زَانِيَانِ وَإِنْ مَكَثَا عَشْرَ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً، إِذَا أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا لِذٰلِكَ .

''دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 1693، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): ایک عورت کو طلاق بائن ہو چکی ہے، کیا وہ دوبارہ پہلے شوہر کے عقد میں آ سکتی ہے؟

(جواب): جس عورت کو طلاق بائن واقع ہو جائے، وہ عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی، تا آنکہ آگے کسی سے نکاح کرے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا فوت ہو جائے۔ تو عدت کے بعد عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة:۲۳۰)

''اگراس کو(تیسری بار) طلاق دے دے،تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

سوال: طلاق بائن ہونے کے بعد اسی شوہر سے پھر نکاح کرلیا،تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح باطل ہے، منعقد نہیں ہوا۔

سوال: مجبور کر کے تین طلاق دلوا دیں، کیا اسی شوہر سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ دونوں بدستور میاں بیوی ہیں، نئے نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: تیسری طلاق واقع ہونے کے بعد جماع کرنا کیسا ہے؟

جواب: تیسری طلاق ہو جائے، تو عورت بیوی نہیں رہتی، اس سے میاں بیوی والے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ یہ اس کے لیے اجنبی عورت ہے اور اس سے صحبت زنا ہے۔